السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں نماز مغرب ہوچکی ہے۔ جب وقت قضاء ہوااور عشاء کی نماز کا وقت آگیا تو دو شخص اس مسجد میں آئے اور مغرب کی نماز قضا باجماعت مع اذان واقامت کے پڑھی ایسی صورت میں ان کو نماز قضا باجماعت پڑھنی چاہیے ساتھ اذان واقامت کے یا بغیر جماعت کے؟ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ ہوچکی تھی تو اس میں پھر اس نماز کو یا اس کی قضا کو جماعت سے پڑھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہے بلکہ جواز ثابت ہے۔ ابوداؤد و ترمذی میں ابوسعید سے مروی ہے۔

أن رجلا دخل المسجد وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأصحابہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: «من یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل من القوم فصلی معہ»

نیل الاوطار میں ہے۔

وقد استدل الترمذی بھذا الحدیث علی جواز ان یصلی القوم جماعة فی مسجد قد صلی فیہ قال وبہ یقول أحمد وإسحاق اھ)

تعلیق المغنی علی الدار قطنی میں ہے۔

ان تکرار الجماعة فی المسجد الذی قد صلی فیہ مرة واحدة او اثنتین او ثلاثة او أکثر من ذلک بلا کراھة جائز وعمل علی ذلک الصحابة والتابعون ومن بعدھم واما القول بالکراھة فلم یقم دلیل علیہ بل ھو قول ضعیف انتھیٰ

پس صورت مسئولہ میں ان کی نماز باجماعت پڑھنی چاہیے رہی یہ بات کہ اذان واقامت ہو یا نہ ہو سوا دائے جماعت ثانیہ کے لیے اذان کا ہونا اس مسجد میں جس میں پہلی جماعت کے لیے اذان ہوچکی ہو کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں ہوتا ہاں فعل حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہونا چاہیے۔ صحیح بخاری میں ہے۔

جاء انس إلی مسجد قد صلی فیہ فأذن وأقام وصلی جماعة رواہ البخاری معلقا

''یعنی حضرت انس ایک مسجد میں آئے جس میں نماز ہوچکی تھی پس اذان دی اور اقامت کہی اور جماعت سے نماز پڑھی۔''

اور قضاء فوائت کی جماعت کے لیے اذان کا ہونا حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ حدیث لیلة التعریس وحدیث یوم الخندق میں مصرح ہے۔ فامر بلالا فاذن واقام۔ نیل الاوطار میں ہے۔

استدل بالحدیث علی مشروعیة الأذان والاقامة فی الصلوٰة المقضیہ وقد ذھب إلی استحبابھا فی القضاء الھادی والقاسم والناصر وابو حنیفة وأحمد بن حنبل وابو ثور

عالمگیریہ میں ہے۔

من فاتتہ صلوٰة فی وقتھا نقضاھا أذن لھا وأقام واحدا کان أو جماعة کذافی المحیط

اور یہ حکم عام ہے اس سے کہ جس مسجد میں قضا فوائت ہوتی ہے اذان ہوچکی ہو یا نہ ہوئی ہو تاکہ یہ نماز قضاء موافق ادا کے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(حررہ عبدالحق ملتانی عفی عنہ، فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ ص ۲۷۵، سید محمد نذیر حسین)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02

محدث فتویٰ